

تبصرہ

ہندوستان عربوں کی نظر میں - جلد اول - مرتبہ دارالمصنفین اعظم گڑھ - تقطیع کلاں - ضخامت

۱۰۰ صفحات - کتابت و طباعت بہتر - قیمت مجلد چھ روپے -

یہ کتاب دارالمصنفین کے قدیم پرنٹنگ ہاؤس ہند کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں حافظ المیزنی ۱۲۵۵ھ سے لیکر بشاری مقدسی تک جو چوتھی صدی ہجری کے آخر کا سیاح ہے قدیم تیرہ عربی کے مصنفین و جغرافیہ میں اور سیاحوں کے ان بیانات کو یکجا کر دیا گیا ہے جو ان کی کتابوں میں ہندوستان کے متعلق ملتے ہیں۔ اصل عربی عبارتوں کے ساتھ ان کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے اور جا بجا حواشی میں مختلف امور متعلقہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہندوستان کی نسبت عرب مصنفین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا مطالعہ کرتے وقت بڑی مشکل یہاں کے راجاؤں، اشخاص و افراد اور مقامات اور رسوم و کتب کے ناموں کی تعین و تطبیق میں پیش آتی ہے۔ اس کتاب میں کلاؤ تو نہیں جزاً اس مشکل کو بھی حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس بنا پر نفس کتاب کی افادیت اور ضرورت میں کلام نہیں ہو سکتا۔ لیکن جیسا کہ مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب نے دیباچہ میں بیان کیا ہے ”چونکہ یہ کتاب حکومت ہند کی امداد پر ترتیب دی گئی ہے اور اسی کی جلد بازی کی وجہ سے ترتیب اور تالیف کا کام عجلت میں انجام کو پہنچا ہے اس لئے کتاب میں جگہ جگہ کتابت و طباعت کی اور بعض جگہ ترجمہ و مفہوم کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ہم ذیل میں ان کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ آئندہ ادیشن میں ان کی تصحیح کی جاسکے: کتابت کی غلطیاں :-

ص ۵ - الضحیٰ کی جگہ الصبح اور قرآن کی جگہ قرن ہونا چاہیے۔ ص ۲۵ - ولا نبذہ کی بجائے ولا نبذہ صحیح ہے۔ ص ۲۶ - معارف کی جگہ معارف۔ ص ۳۰ - قدفہ کی جگہ قدفہ درست ہے۔ ص ۴۵ پر مید نو امین الف غلط ہے۔ ص ۴۹ - بالصبح کی بجائے بالصبح اور احقر کی جگہ احضر ہونا چاہیے ص ۵۲ - تقررًا غلط ہے اور تقدراً صحیح ہے۔ ص ۵۴ - ہولاء بکا د غلط ہے۔

ہواءً ولا یکاد صحیح ہے ص ۵۹ :- یہلا وہا کی بجائے یہلا کا ہونا چاہیے۔ ص ۶۴ پر
مملکۃ الجوز اور حاشیہ میں اس کی تصحیح کر کے الجوز لکھا ہے۔ لیکن یہ دونوں غلط ہیں، صحیح الجوز ہے
ص ۸۰ پر ایک شعر اسی طرح لکھا ہے۔

کہ بالجورم وارض الہند من قدم ومن سر ائتک قتلی لاھو قبروا
اس شعر میں قدم کی جگہ قدم بالراء المہملۃ اور سر ائتک کے بجائے سر ائتک ہونا چاہیے
اسی طرح اسی شعر کے بعد جو دوسرا شعر لکھا ہوا ہے اس میں بھی منیۃ کی جگہ منیتہ ہونا چاہیے،
ص ۲۰۶ پر من اثق لقولہ کے بجائے بقولہ اور ص ۲۱۴ پر وکان اصل سر ندیب
کی جگہ اہل سر ندیب۔ ص ۳۴۵ : الرقا کی جگہ الرقی۔ ص ۳۴۷ پر تیغاقب کی جگہ
یعاقب ہونا چاہیے۔

ترجمہ کی غلطیاں :-

ص ۵ :- وہی وتر واحد یم علی قرعۃ۔ یہ کدو کے ایک تار کا ہوتا ہے۔ صحیح :- اس
ساز میں ایک تار ہوتا ہے جو کدو کے اوپر سے گذرتا ہے۔ ص ۷ :- بنا درۃ البر بھارات :- بر بھارات
کے بندروالے۔ صحیح :- بر بھارات کے سوداگر۔ بنا در جمع بندار کی ہے جس کے معنی تاجر ہیں ص ۱۵
چھارا صحیح نہیں۔ اس کی جگہ بھاس ہونا چاہیے، جیسا کہ متن میں لکھا ہوا بھی ہے۔ یہ ایک عربی وزن ہے
جو تیس پونڈ کے مساوی ہوتا ہے۔ ص ۱۶ بنتہ کی جگہ بنون یا بنہ ہونا چاہیے جو پنجاب کا ایک شہر تھا
آج کل سرحد میں شامل ہے۔ ص ۵۹ : سندروس کا ترجمہ گوند کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے یہاں
مراد سیندور یا گلال ہے۔ پھر اسی صفحہ پر ریحان کا ترجمہ گل نازبو کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا اطلاق ہر پھول
پر ہوتا ہے، عربی کا مصرعہ ہے :-

ان النساء ریاحین خلقن لنا : ص ۶۷ پر حاشیہ میں بحر احم کی جگہ خلیج فارس زیادہ صحیح
تھا۔ پھر اسی صفحہ پر الا فواکا الطیبة الذکیۃ پر جو نوٹ ہے اس میں الزکیۃ (بالزاء) کو ترجیح
دی گئی ہے، حالانکہ ذال کے ساتھ ہی صحیح اور مزج ہے۔ ص ۴۴، پر فلتی العدو و خلف میں فعل کی ان

مغیرہ بن ابی العاص کی طرف ہے نہ کہ حکم کی طرف۔ ص ۸، پر شعر اس طرح لکھا گیا ہے۔

وابن سوار علی عداۃ موقد الناس وقتال المشعب

اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ پہلے مصرعہ میں علائقہ بمعنی کمزوریاں اور دوسرے مصرعہ میں السغب بھوک کے معنی میں ہو۔ ص ۸۱: فتح قصدار و سباجھا کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ قصداً کو فتح کیا اور وہاں باندی غلام بنائے۔ قیدیوں کو گرفتار کرنے کے کیا معنی ہیں؟ - ص ۳۰۷:-

وعلی راسد اکلیل من الریحان قد قشر جلدتہ من راسد کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے۔ اور اس کے سر پر جس کی کھال پھیل دی جاتی ہے پھولوں کا ایک تاج ہوتا ہے۔ ص ۳۰۹ پر ویداعی الجوی عند ہمس میں جرمی دراصل چھری کا متر ہے بہادر اور جرمی کے معنی میں نہیں ہے۔ ص ۳۳۸ پر باعالی الہند و مشارقھا البیت المعروف ببیت الذہب میں بیت الذہب لٹکان کے ایک مشہور مندر کا نام ہے۔ اس سے مراد ”سونے کا مکان“ نہیں ہے۔

یہ وہ غلطیاں ہیں جو ہم نے سرسری مطالعہ میں نوٹ کرنی تھیں۔ ممکن ہے کہ اور بھی ہوں لیکن اس کی وجہ یہی ہے کہ کتاب بڑی عجلت میں مرتب کی گئی ہے اور اس کی ذمہ داری ادارہ دارا ^{لمصنفین} پر اتنی نہیں ہے جتنی کہ حکومت پر ہے، اُس کو سمجھنا چاہئے تھا کہ اس جیسے اہم علمی کام کی ترتیب و تدوین اور اس کی کتابت و طباعت کے لئے کل آٹھ مہینہ کی مدت کس طرح کافی ہو سکتی ہے؟ پھر بھی ادارہ نے لگ لپٹ کر جس محنت و جانفشانی اور تحقیق و کاوش سے جب مقدر کام کیا ہے وہ لائق ستائش ہے۔ اس کے مطالعہ سے ممکن ہے ہند و فرسہ پرستی کے ذہن سے تعصب کے بہت سے پردے اٹھ جائیں۔

صحیح السیر۔ از مولانا ابوالبرکات عبدالرزاق صاحب دانا پوری۔ تقطیع کلاں۔ ضخامت ۶۵۶ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت جلد ۵۰۔ پتہ نور محمد صاحب کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ کراچی

یہ سیرت کی وہ مشہور کتاب ہے جو پہلی مرتبہ شائع ہوئی تو اسلامی اور علمی حلقوں میں بہت دنوں تک اس کا چرچا رہا۔ اس میں حضور کی ولادت باسعادت سے لیکر وفات تک کے تمام حالات و سوانح، اخلاق و عادات، اسلامی تعلیمات، غزوات و سرایا و غیرہ پر نہایت مبسوط اور محققانہ کلام کیا گیا ہے اور درمیان میں